قندِ مکرر

مولانا مودودی مرحوم اور مسئلہ بیعت

> زیرِ نظر شمارے کے ص ۲۶ پر مولانا محی الدین لکھوی صاحب مدظلہ' کے خط میں مسئلہ بیعت کے ضمن میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم کا ذکر آیا تھا۔ اس سلسلے میں گذشتہ سال ماہنامہ میثاق میں مولانا مرحوم کا ایک خط شائع ہوا تھا۔ موضوع کی مناسبت کے پیشِ نظر اسے حکمتِ قرآن میں شائع کیا جا رہا ہے

مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے جو 'اسلامی تنظیم' ـــــ "حزب اللہ" کے نام سے قائم کی تھی اس کے بارے میں یہ تو یقین کے ساتھ معلوم نہیں کہ وہ کب ختم ہوئی اور آیا اسے کسی مرحلے پر باضابطہ ختم کرنے کا فیصلہ کیا بھی گیا یا نہیں ـــــ البتہ اس میں ہرگز کوئی شک نہیں کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم کی قائم کردہ "جماعتِ اسلامی" کی حیثیت اسی کے بروز یا ظہورِ ثانی کی ہے ـــــ

مولانا آزاد کی 'حزب اللہ' کے بارے میں یہ معلوم ہے کہ اس کی اساس 'بیعت' پر تھی جبکہ 'جماعتِ اسلامی' ایک دستوری تنظیم ہے جس میں کم از کم نظری طور پر معاملات کی اصل باگ ڈور اس کے ارکان کے ہاتھوں میں ہے ـــــ اس ضمن میں ایک دلچسپ سوالیہ نشان مولانا مودودی مرحوم کے ایک خط سے سامنے آیا ہے جو انہوں نے مارچ ۱۹۴۱ء میں حیدر آباد (دکن) کے مولانا محمد یونس صاحب کے نام تحریر کیا تھا۔ (جو ان کی مرتب کردہ کتاب "یادوں کے خطوط" میں شامل ہے جو اسی سال 'اسلامی مکتبہ ـ حیدر آباد دکن' نے شائع کی ہے) اس خط سے مولانا کا جو ذہن سامنے آتا ہے وہ تو یہ ہے کہ "نبی اکرمؐ جس کام کے لئے تشریف لائے تھے اور جس امرِ عظیم کا بارِ امانت ہم پر چھوڑ گئے ہیں ......" اس کے لئے جو بھی جماعت یا تنظیم قائم ہو اس کی اساس 'بیعت' پر ہونی چاہئے ـــــ اب یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اسی سال (۱۹۴۱ء) کے اواخر میں جب انہوں نے "جماعتِ اسلامی" قائم کی تو اس کی تشکیل کے

موقع پر 'بیعت' کے لفظ تک سے کیوں اجتناب کیا گیا!
مولانا مودودی کے خط کا متعلقہ حصّہ درج ذیل ہے ـــــــ

محترمی و مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ اصطلاح میں بیعت سے مراد اطاعت اور پیروی کا اقرار ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ وہ بیعت جو کسی خاص موقع پر کسی خاص معاملہ کے لئے ہو۔ جیسے بیعت الرضوان تھی کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کی افواہ سُن کر حضورؐ نے اہلِ مکّہ سے جنگ کا ارادہ فرمایا اور اس وقت صحابہؓ کرامؓ سے اس امر پر بیعت کی کہ وہ پیش آمدہ مہم میں آپؐ کے ساتھ جانفروشی کریں گے۔

۲۔ دوسری وہ بیعت جو تزکیہ نفس اور اصلاحِ اخلاق و روحانیت کی نیّت سے ایک مرشد و معلّم اس شخص سے لیتا ہے جو اس کے پاس تربیت حاصل کرنے کے لئے آئے۔ یہ وہ بیعت ہے جو بالعموم ہر شخص کو کرنی پڑتی تھی جو نبیؐ کے ہاتھ پر ایمان لاتا تھا۔ آپؐ اس سے اقرار کراتے تھے کہ شرک، زنا، چوری وغیرہ سے پرہیز کرے گا اور جو احکام خداوند تعالیٰ کی طرف سے آپؐ پہنچائیں گے ان کی اطاعت کرے گا۔ اس بیعت کے لینے کا حق یا تو نبیؐ کو پہنچتا ہے یا اس شخص کو جو نبیؐ کے طریقہ پر ہو۔ یعنی طریقۂ نبویؐ کا صحیح علم بھی رکھتا ہو۔ اس پر خود بھی عامل ہو اور بیعت لینے سے اصلاح و ارشاد کے سوا قطعاً دوسری نیّت نہ رکھتا ہو۔

۳۔ تیسری بیعت وہ ہے جو جماعتِ اسلامی کے امیر یا امام کے ہاتھ پر کی جاتی ہے اور اس کی نوعیّت یہ ہے کہ جب تک امیر یا امام اللہ اور رسولؐ کا مطیع ہے اس وقت تک جماعتِ اسلامی کے تمام ارکان پر اس کی اطاعت فرض ہے

من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ

اور دوسری تمام احادیث میں جس بیعت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے ان میں بیعت سے مراد تیسری بیعت ہے۔ کیونکہ اس پر جماعتِ اسلامی کی زندگی اور اس کے نظم کا قیام منحصر ہے۔ اس سے الگ ہونے یا الگ رہنے کے معنی یہ ہیں کہ نبیؐ جس کام کے لئے تشریف لائے تھے اور جس امرِ عظیم کا بارامّت پر چھوڑ گئے ہیں اس کو نقصان پہنچایا جائے یا ختم کر دیا جائے۔